بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکیلِ نکاح کا آگے نکاح خواں کو وکیل بنانا اور اس کا نکاح پڑھانا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر عورت کا وکیل نکاح پڑھانے کی اجازت اس طور پر لایا کہ نکاح پڑھانے کے لیے دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے اور پھر نکاح خواں کو کہہ کر اس سے نکاح پڑھوا دیا، تو کیا اس طرح نکاح ہو جائے گا؟

جواب

پوچھی گئی صورت کے مطابق نکاح درست ہو جائے گا جبکہ کوئی اور مانعِ نکاح بات نہ پائی جائے۔ تفصیل یہ ہے کہ: نکاح کے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ وہ دوسرے سے نکاح پڑھوا دے۔ ہاں! اگر عورت دوسرے شخص کو وکیل بنانے کی بھی اجازت دے دے تو اب وکیل دوسرے شخص مثلاً نکاح خواں کو بھی وکیل بنا سکتا ہے۔

بہارِ شریعت میں ہے: "نکاح کے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ وہ دوسرے سے نکاح پڑھوا دے۔ ہاں اگر عورت نے وکیل سے کہہ دیا کہ تو جو کچھ کرے منظور ہے تو اب وکیل دوسرے کو وکیل کر سکتا ہے یعنی دوسرے سے پڑھوا سکتا ہے۔" (بہارِ شریعت، حصہ 7، صفحہ 60، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2506

تاریخ اجراء: 14 ربیع الآخر 1447ھ/08 اکتوبر 2025ء